۶۰ سال پہلے

ایک مہلک مرض جو مسلمانوں کے تمدن و تہذیب کو گھن کی طرح کھا گیا ہے ' اور کھائے جارہا ہے ''وراثت'' کا مرض ہے۔ سب سے پہلے اس نے ہمارے نظام سیاست کو خراب کیا۔ اس کے بعد یہ گھانس تلے کے پانی کی طرح ہمارے نظم ملت کے ہر شعبے کی جڑوں میں پھیلتا چلا گیا اور ہماری قوت کے جتنے مرکز تھے ان سب کو اس نے فاسد کر دیا۔ اسلام میں تو نبی کا بیٹا بھی وراثت میں نبوت نہیں پاتا مگر یہاں وراثت کا قانون ایسا عالم گیر ہوا ہے کہ عالم کا بیٹا عالم ہے ' مرشد کا بیٹا مرشد ' قاضی کا بیٹا قاضی ' امام کا بیٹا امام اور سپہ سالار کا بیٹا سپہ سالار۔ ہر شخص جس نے اپنے فضل و کمال سے جماعت میں اپنا ایک ممتاز مقام پیدا کیا ' اس کی ایک باقاعدہ مسند بن گئی ' اور اس کے بعد اس کے بیٹوں اور پوتوں کو اس پر بیٹھنا لازم ٹھہر گیا ' خواہ ان میں اہلیت ہو یا نہ ہو۔ وراثت کے اس غلط اور جاہلانہ طریقہ نے اتنا زور پکڑا کہ جوہر کمال بے قیمت ہو گیا اور اکثر و بیشتر دینی و اجتماعی خدمات جن کی بجا آوری پر تمام ملت کی صلاح و فلاح کا انحصار ہے ' محض نسبی استحقاق کی بنا پر ناقابل لوگوں کے ہاتھوں میں چلی گئیں۔ علما کا اصلی کام علم حق کا پھیلانا تھا مگر جب علم کے خانوادے بن گئے تو علما حق کے بے علم جانشینوں نے جہالت کی تاریکی پھیلائی اور مسلمانوں کو گمراہ کر دیا۔ مرشدوں کا اصلی منصب تزکیہ نفوس اور فضائل اخلاق کی اشاعت اور خلق اللہ کی ہدایت تھا ' مگر جب مسند ارشاد ورثہ میں منتقل ہونے لگی تو ارشاد غائب ہو گیا ' اور اس مسند کے وارثوں کا کام صرف یہ رہ گیا کہ دست و پا کو بوسے دلوائیں ' مریدوں ' معتقدوں اور زائروں سے نذرانے وصول کریں ' اور استخواں فروشی سے جو مال حاصل ہو اس کو فسق و فجور کی نذر کر دیں۔ قضاۃ اس لیے تھے کہ شریعت کی حدود قائم کریں ' مگر جب منصب قضا مال و جائداد کی طرح باپوں سے بیٹوں کو ترکے میں ملنا شروع ہوا تو قاضیوں کا کام یہ ہو گیا کہ بزرگوں کی معاشوں سے داد عیش دیں اور اقامت حدود کے لیے سعی کرنا تو درکنار ' خود اپنے کرتوتوں سے شریعت کی ایک ایک حد کو توڑ ڈالیں۔ یہی انجام دوسرے اہم مناصب کا بھی ہوا۔ مساجد کو مسلمانوں کی آبادیوں میں جو مرکزیت حاصل تھی وہ نالائق اماموں اور متولیوں کے ہاتھوں قریب قریب فنا ہو گئی۔ اوقاف اسلامی جو کبھی خیرات و حسنات کے منابع تھے ' اسی منحوس وراثت کی بدولت تباہ ہو گئے۔ اسلام کا عسکری نظام جس کی ہیبت و جبروت سے روئے زمین کانپ اٹھتا تھا ' اسی وجہ سے غارت ہوا کہ امارت و قیادت کے اہم مناصب خاندانوں کی میراث بن گئے۔ (**سید ابوالاعلیٰ مودودی اشارات** ' جلد ۸ ' عدد ۱) [جلد ۷ ' عدد ۵ کے بعد عدد ۶ شائع نہیں ہوا تھا]۔